



Name :> mrs ishrat

Serial No :> 9989

Address :> zurich switzerland

Fatwa No :>

Subject :> PROPERTY

Date :> 10/16/2010

Writer :> محمد اکرم

Email :>

asalm a alakum ma property ki taqseem ka bara ma janaa chahti ho ka insan apni zindgi ma jub biwi bacho ko dana chaha to kya bati ko bata ka half da ga ya brabar da sakta ha jazak ALLAH

میں جائیداد کی تقسیم کے بارے میں جانتا جاہتی ہوں کہ ایسا انہی زندگی میں جب بیوی بچوں کو دینا چاہے تو کیا بیٹی کو بیٹے کا نصف دینا یا برابر دے سکتا ہے؟؟ شکریہ

الجواب حامداً ومصلياً

واقع ہو کہ ہر شخص اپنی صحت والی زندگی میں مرض الوفا میں مبتلا ہونے سے پہلے اپنی تمام جائیداد و مال کا تہما مالک ہوتا ہے۔ وہ جس طرح چاہے اس میں تصرف کر سکتا ہے۔ اب اگر کوئی اپنی صحت والی زندگی میں بلا کسی جبر و اکراہ کے محض اپنی مرضی و خوشی سے اپنا مال و جائیداد وغیرہ ورثاء میں تقسیم کرنا چاہتا ہے تو محتاط اندازے کے موافق اپنی بقیہ زندگی کے لیے جو کچھ رکھنا چاہے وہ رکھ کر بقیہ مال و جائیداد اپنی اولاد (بیٹے، بیٹیوں) اور بیوی کے درمیان برابر حصوں میں تقسیم کر کے ہر فرد کو اس کے حصے پر باضابطہ مال کا قبضہ بھی دیدے تاکہ یہ ہمہ شرعاً بھی تام اور درست ہو سکے۔ محض کاغذات میں نام کر دینا کافی نہیں ہے۔ تاہم اگر وہ اولاد میں سے کسی کی خدمت گزاری، محتاجی یا دینداری وغیرہ کی بنا پر اسے دوسرے ورثاء کے مقابلے میں کچھ زیادہ دینا چاہے تو اس کا بھی اسے اختیار ہے مگر بلا وجہ شرعی کسی وارث کو اپنی جائیداد سے بالکل محروم نہ کرے۔ کیونکہ یہ گناہ کی بات ہے۔

کما في الشمية: فالعدل من حقوق الأولاد في

العطايا (القول) وفي المنية: ولو وهب شيئاً لأولاده في

الصحة وأراد تفضيل البعض على البعض روي عن أبي حنيفة لا بأس

بها إذا كان التفضيل لزيادة فضل في الدين وإن كانوا سواء يكره

وروي المعلى عن أبي يوسف أنه لا بأس بها إذا لم يقصد الإضرار والإل

سوي بينهم وعليه الفتوى (ج ۲ ص ۴۴۴)۔

وفي المنية: ولو وهب رجل شيئاً لأولاده في

الصحة وأراد تفضيل البعض (القول) لا بأس بها إذا لم يقصد بها

الإضرار وإن قصد به الإضرار سوي بينهم يعطى الابنة مثل

ما يعطى الابن وعليه الفتوى (ج ۲ ص ۳۹۱)۔

وفي الفقه الإسلامي وأدلته: لا خلاف بين

(جاری ہے)

جمهور العلماء في استحباب الترقية في العطاء بين الأولاد وكراهة التفضيل
بينهم في حال الصحة الخ (ج ٥ ص ٣٤٤) - والله تعالى أعلم

محمد مصطفى إبراهيم عفيهن

دار الافتاء جامعة بنوريه كراچي ١٦

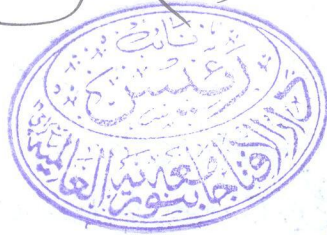
١٢ ربيع الأول ١٤٣٢ هـ

الجواب - صحیح

بنده نادر رحمان عفا الله عنهما
دار الافتاء جامعة بنوريه كراچي

١٣ ربيع الأول ١٤٣٢ هـ

الجواب صحیح
بنده سرور رضا عفا الله عنهما
دار الافتاء جامعة بنوريه كراچي
١٣ ربيع الأول ١٤٣٣ هـ



الجواب صحیح
عبد الشکور کاکڑ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
١٥ ربيع الأول ١٤٣٤ هـ



١١ ربيع الأول ١٤٣٢ هـ